بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۱۶۱	۲۲ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ - ۱۹ وفا ۱۳۴۷ہش - ۱۹ جولائی ۱۹۶۸ء	جلد ۵۷/۲۲

59

اخبارِ احمدیہ

○ ربوہ ۱۸ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

○ ربوہ ۱۸ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی کی طبیعت ان دنوں ضعف اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مد ظلہا کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

○ مورخہ ۱۲ ماہ وفا (جولائی ۱۹۶۸ء) بروز جمعہ خاکسار کی بیٹی عزیزہ بشریٰ حیات کا نکاح مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہی وال نے بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر عزیز الطاف احمد صاحب گوندل ابن چوہدری محمد شفیع صاحب مرحوم ساکن سیالکوٹ کے ساتھ مسجد احمدیہ ساہی وال میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے آمین۔

ملک محمد مستقیم ایڈووکیٹ ساہی وال

○ میری بہو عزیزہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ عزیزم مولوی عطاء الکریم صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کوہ مری ان دنوں مری میں بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل شفا بخشے آمین۔ (خاکسار ابو العطاء جالندھری)

محترم ہاشم خان صاحب مخدوم آف ماریشس وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ انچارج ماریشس کے خط سے یہ افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ ہماری جماعت کے ایک بہت ہی مخلص اور انتھک کارکن محترم ہاشم خان صاحب مخدوم وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کی عمر ۶۹ سال تھی۔

احباب مخدوم صاحب مرحوم کی مغفرت و بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں اور یہ بھی دعا کریں کہ ہماری جماعت میں ایسے مخلص و متقی افراد ہمیشہ بکثرت موجود رہیں آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو چاہیئے کہ صبر سے کام لے اور کبھی خدا تعالیٰ پر اعتراض نہ کرے۔

جو لوگ صبر سے کام نہیں لیتے اور خدا پر اعتراض کرتے ہیں وہ تقویٰ سے خالی ہوتے ہیں۔

"لکھا ہے کہ ایک شخص عابد تھا وہ پہاڑ پر رہا کرتا تھا اور مدت سے وہاں بارش نہ ہوئی تھی۔ ایک روز بارش ہوئی تو پتھروں پر اور روڑیوں پر بھی ہوئی تو اس کے دل میں اعتراض پیدا ہوا کہ ضرورت تو بارش کی کھیتوں اور باغات کے واسطے ہے۔ یہ کیا بات ہے کہ پتھروں پر ہوئی۔ یہی بارش کھیتوں پر ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اس کا سارا ولی پن چھین لیا۔ آخر وہ بہت ساغمگین ہوا۔ اور کسی اور بزرگ سے استمداد کی۔ تو آخر اس کو پیغام آیا کہ تو نے اعتراض کیوں کیا تھا۔ تیری اسی خطا پر عتاب ہوا ہے۔ اس نے کسی سے کہا کہ ایسا کر کہ میری ٹانگ میں رسہ ڈال کر پتھروں پر گھسیٹتا پھر۔ اس نے کہا کہ ایسا کیوں کروں؟ اس عابد نے کہا کہ جس طرح میں کہتا ہوں اسی طرح کر۔ آخر اس نے ایسا ہی کیا۔ یہاں تک کہ اس کی دونوں ٹانگیں پتھروں پر گھسٹنے سے چھل گئیں۔ تب خدا نے فرمایا کہ بس کر اب معاف کر دیا۔ اب دیکھو کہ لوگ کتنے اعتراض کرتے ہیں۔ ذرا زیادہ بارش ہو جاوے تو کہتے ہیں کہ ہم کو ڈبونے لگ گیا ہے اور ذرا توقف بارش میں ہو تو کہتے ہیں کہ اب ہم کو مارنے لگا ہے۔ یہ اعتراض کیسے بُرے ہوتے ہیں۔ دیکھو تقوےٰ کیسے گم ہو گیا ہے۔ اگر ایک دو آنے رستے میں مل جاویں تو جلدی سے اٹھا لیتا ہے اور پھر اس کو کسی سے نہیں کہتا۔ حالانکہ تقوےٰ کا کام یہ تھا کہ اس کو سب کو سُناتا۔ اور جس کے ہوتے اس کے حوالے کرتا۔ پھر کہتے ہیں کہ بارش نہیں ہوتی۔ بارش کیسے ہو؟ اللہ تعالیٰ بہت سے گناہ تو معاف ہی کر دیتا ہے۔ اگر زیادہ بارش ہو تو دہائی دیتے ہیں۔ اگر دھوپ زیادہ ہو تو بھی دہائی دیتے ہیں۔ ان سب حالتوں میں انسان تقوےٰ سے خالی ہوتا ہے۔ پس چاہیئے کہ صبر کرے۔ ... انسان کو چاہیئے کہ کبھی خدا تعالیٰ پر اعتراض نہ کرے۔

دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں ۱۲ لڑکیاں ہوئیں آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا۔ اور جب کوئی غم ہوتا تو اِنَّا لِلّٰہِ ہی کہتے۔ اب اگر کسی کا لڑکا مر جائے تو برس برس تک روتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کشائش دیوے تو تعریف کرتے ہیں مگر ذرا سختی آ جاوے تو فوراً پھر جاتے ہیں۔ ایک شخص کی یہاں بیوی فوت ہو گئی وہ فوراً دہریہ ہو گیا۔ انسان کو چاہیئے کہ علاقہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسا رکھے کہ کبھی سختی آوے تو ٹوٹنا نہ پڑے گویا کبھی نہیں آئی۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۵۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ وفا ۱۳۴۷ ہش

تلاش خدا زندگی کا بنیادی مقصد ہے

(۲)

پھر فرماتے ہیں:۔

"یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے۔ کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا۔ بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے اسے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے۔ اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت اور خدا میں فنا ہو جانا ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ایک اور جگہ فرماتا ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام۔ فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا۔ .... ذَالِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ۔

یعنی وہ دین جس میں خدا کی فطرت صحیح اور اس کی پرستش احسن طور پر ہے وہ اسلام ہے اور اسلام انسان کی فطرت میں رکھا گیا ہے اور خدا نے انسان کو اسلام پر پیدا کیا اور اسلام کے لئے پیدا کیا ہے یعنی یہ چاہا ہے کہ انسان اپنے تمام قویٰ کے ساتھ اس کی پرستش اور اطاعت اور محبت میں لگ جائے۔ اسی وجہ سے اس قادر کریم نے انسان کو تمام قویٰ اسلام کے مناسب حال عطا کئے ہیں!"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۱۴۸، ۱۴۹)

ان اقتباسات سے واضح ہو جاتا ہے کہ انسان میں خداشناسی کی صلاحیتیں موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہزاروں ہزار نہیں بلکہ اربوں ارب ایسے انسان پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے زندگیاں اللہ تعالیٰ کی شناخت کے لئے وقف کر دیں۔ اگرچہ عام لوگ دنیا کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو اپنا مقصدِ زندگی قرار دے کر اس جوہر کو گم کر دیتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ انسان اسی لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شناخت کرے۔ اور یہی وہ عظیم مقصد ہے جس کے حصول کی تگ و تاز میں انسان چھوٹے چھوٹے مقاصد سے نجات حاصل کر سکتا ہے اور ایک اطمینان کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔

موجودہ دور کا سب سے مہلک مرض یہی ہے کہ انسان نے اس عظیم مقصد زندگی سے آنکھ ہٹا کر چھوٹے چھوٹے مقاصد کو اپنے پیش نظر رکھ لیا ہے۔ اور انہیں میں گم ہو کر حقیقی مقصد سے ناآشنا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اہل مغرب نے جس تہذیب کو پروان چڑھایا ہے اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ اکثر لوگ زندگی سے بیزار ہوتے جا رہے ہیں۔ جب وہ اپنے چھوٹے چھوٹے مقاصد حاصل نہیں کر سکتے تو چونکہ ان میں تنگ نظری اور تنگ دلی کے جذبات نشو و نما پا گئے ہوتے ہیں۔ وہ کسی مقصد میں ناکامی دیکھ کر مایوس ہو جاتے ہیں۔ اور یا تو جرائم کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور یا خودکشی پر اتر آتے ہیں۔ چنانچہ آپ جرائم پیشہ افراد اور خودکشی کرنے والوں کی نفسیات کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ صد فی صد وہ کسی مقصد میں جس کو انہوں نے اپنا اوڑھنا ۴۴ بچھونا سمجھ لیا ہوتا ہے ناکام ہو کر یا تو سوسائٹی سے بدلہ لینے کے لئے جرائم کی دنیا میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ورنہ خودکشی کر لیتے ہیں۔ چنانچہ یورپ اور امریکہ میں یہی حالت ہے۔ ان لوگوں نے ورلی زندگی کے عیش و آرام کو اپنا مقصدِ حیات بنا لیا ہوا ہے۔ مگر سرمایہ دارانہ نظام میں جہاں ایک تعداد تو تمام دنیاوی نعمتوں سے متمتع ہوتی ہے۔ کثرت ان لوگوں کی ہے جو زندگی کی ضروریات کے لئے سخت محنت مزدوری کرتے ہیں۔ لیکن جب وہ دولتمندوں کو گلچھرے اڑاتے دیکھتے ہیں تو وہ مایوس ہو جاتے ہیں اور بغاوت کر دیتے ہیں۔ چنانچہ آج یورپ میں ان کی دیکھا دیکھی مشرقی ممالک میں بھی جو سٹرائکیں وغیرہ مزدوروں اور طلباء میں ہو رہی ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ دنیا نے محض ورلی زندگی ہی کی باتوں کو اپنا مقصدِ حیات بنا لیا ہوا ہے۔

(باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خوف و رجا۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت اور قصر الامل

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْعُقُوْبَۃِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِہٖ اَحَدٌ وَلَوْ یَعْلَمُ الْکَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الرَّحْمَۃِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِہٖ اَحَدٌ۔ (ترمذی ص ۱۹۳/۲)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر مومن کو اللہ تعالیٰ کی سزا اور گرفت کا اندازہ ہو۔ کہ کتنی سخت اور شدید ہے تو وہ جنت کی امید نہ رکھے اور یہی سمجھے کہ اس گرفت اور سزا سے بچنا محال ہے۔ اور اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کے خزائن رحمت کا اندازہ ہو تو وہ اس جنت سے ناامید نہ ہو اور یقین کرے کہ اتنی بڑی رحمت سے بھلا کون بدقسمت محروم رہ سکتا ہے:۔

بوسۂ یزداں

اِس سے پہلے میں کہاں تھا اے خدائے کن فکاں؟
کونسی منزل تھی میری کونسا میرا دیار؟

تھا مرے بندے! تُو میرے دل کا سوزِ آرزو
لذتِ پیدائی تجھ کو کر گئی ہے آشکار
سو رہا تھا پہلوئے امکان میں تُو مانندِ طفل
کر دیا ناگہ مرے بوسے نے تجھ کو ہوشیار

سعید احمد اعجاز

ایک سوال اور اس کا جواب

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر صدر مجلس افتاء کا یہ مضمون عملی ہدایت کے لحاظ سے جامع و مانع ہے فَتَبَارَکَ مَنْ هَدٰى وَمَنِ اهْتَدٰى۔
(خاکسار ملک سیف الرحمٰن ناظم افتاء)

سوال :۔ حج اور مقاماتِ مقدسہ کے فلمائے ہوئے مناظر سینما گھروں میں دیکھنا کیسا ہے؟

جواب :۔

(۱)

(۱) سینما دیکھنے کی ممانعت کئی وجوہات سے ہے۔ اخلاق کا بگاڑ۔ وقت کا ضائع ہونا نمازوں کے اوقات میں سینما دیکھنا۔ فحش تصاویر کا پیش آنا وغیرہ۔

(۲) مومن کے لئے اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ سینما دیکھے۔

(۳) مالی لحاظ سے سینما فضول خرچی میں داخل ہے کیونکہ جو شخص ایک دو دفعہ دیکھتا ہے پھر وہ اس کا عادی ہو جاتا ہے اور اگر وہ کنبے دار ہے تو اس کے کنبے کو بھی شوق پیدا ہوتا ہے اور اس طرح مستقل کثیر خرچ اٹھانا پڑتا ہے۔

(۲)

امرِ زیرِ نظر کے متعلق مندرجہ ذیل باتیں ہیں :۔

(۱) یہ بات کہ فلم خانۂ خدا بے لوث ہے درست ہوگا لیکن اگر ہم ایک دفعہ اجازت دیں گے تو پھر یہ دروازہ کھل جائے گا اور ہر شخص اپنے مذاق کے مطابق کہہ سکے گا کہ فلاں فلاں فلم بے ضرر ہے اس میں کوئی گندی بات نہیں۔ ہم روز کہاں ایسی باتوں کی پڑتال کیا کریں گے۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی رکھیں ہوتی ہیں ان کے قریب نہیں جانا چاہیئے۔ جو شخص خانہ خدا فلم دیکھے گا اس کا اگلا قدم خانۂ بُت دیکھنے کا ہوگا۔ بدی کو منبعے پر روکا جاتا ہے۔ قرآن کریم غضِ بصر کا حکم دیتا ہے کہ اچھی یا بُری نظر دونوں سے نہ دیکھو۔ انجیل کہتی ہے کہ اچھی نظر سے دیکھ بُری سے نہ دیکھ۔ ظاہر ہے کہ انجیل کی تعلیم بے نتیجہ ہے اور غضِ بصر کی تعلیم حکیمانہ ہے۔ بوری میں ایک سوراخ ہو جائے تو ایک دانہ نہیں بلکہ سارے دانے نکل جایا کرتے ہیں۔

(۳) سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ یہ شخص تو خانۂ خدا کی فلم دیکھ رہا ہوگا لیکن اس کے آگے پیچھے بیٹھنے والے اور بیٹھنے والیاں جو منظر پیش کر رہی ہوں گی اس سے یہ کیسے بچے گا۔ ہم اپنی تربیت کو اس طرح ضائع نہیں کر سکتے اور کسی شخص کو اس طرح کے امتحان میں نہیں پڑنا چاہیئے۔

(۴) سعدیؒ کہتے ہیں ؎

بندگی در قبول فرمان است
ترک فرماں دلیل حرمان است

ہماری جماعت کا یہ امتیاز ہے کہ ہم نے اپنے امام کی اطاعت میں سینما کو چھوڑ دیا اور جو رقم وہاں صرف ہوتی تھی چندوں میں دیتے ہیں۔ اس وقت صرف ہماری جماعت ہے جو اس امتیاز کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ ورنہ اور کسی نے سینما کے بدنتائج کی روک تھام نہیں کی۔

(۵) بھلا مجھے کوئی شخص یہ تو بتائے کہ اگر مَیں خانہ خدا فلم نہیں دیکھتا تو میرا کیا ناقابلِ تلافی نقصان ہے اور اگر مَیں دیکھ لیتا ہوں تو مجھے کونسا انعام اور خدا کی خوشنودی حاصل ہو جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ دیکھنے میں نقصان اور نہ دیکھنے میں فائدہ ہے۔ اور دیکھنے میں ابتلاء اور امتحان کا سامنا ہے۔ اور ایک بُری صحبت میں شمولیت ہے۔

(۶) جتنا وقت خانۂ خدا فلم دیکھنے میں صرف ہوتا ہے۔ اتنے وقت میں بہتر طریق پر قرآن و حدیث سے حج کے آداب اور قواعد سیکھے جا سکتے ہیں۔

(۷) بعض باتیں اطاعت کے امتحان کے لئے ہوتی ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہے کہ اس نہر سے پانی نہ پینا۔

(۸) بعض تدابیر میں بڑی لمبی اور دور رس حکمتیں ہوتی ہیں جنہیں امام ہی بہتر جانتا ہے۔ ہر شخص اُن مصلحتوں کو نہیں سمجھتا ہمارے امام کی دوربین نظر نے ۱۹۳۵ء میں جبکہ سینما ابتدائی حالت میں تھا جماعت کو اس سے روک دیا۔ ہمارے مخالف بھی اس کی تعریف کرتے ہیں۔

پس وجوہات مندرجہ بالا اور اس قسم کے اور دلائل ایک دانا آدمی کو سینما سے متنفر کرنے والے ہیں۔ اور جو شخص اس کی طرف رغبت رکھتا ہے دراصل وہ عقبی دروازے سے داخل ہونا چاہتا ہے۔

(۹) اللہ تعالےٰ نے شراب کی حرمت میں یہ دلیل دی ہے کہ اس کے نقصانات زیادہ اور نفع کم ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں ہر عقلمند اسی اصول پر عمل کرتا ہے کہ جس چیز کا نفع نقصان سے کم ہو اسے ترک کر دیتا ہے۔ سینما کے نقصانات زیادہ اور فائدہ بہت کم ہے اس لئے خواہ فلم خانہ خدا ہو وہ مندرجہ بالا دلائل کی زد سے باہر نہیں۔

مندرجہ بالا امور مستند دلائل ہیں یہ دلائل ایسے ہیں کہ اگر میرا لڑکا یا میرا کوئی دوست کسی بے ضرر فلم کو دیکھنا چاہے تو مَیں مندرجہ بالا حالات اس کے سامنے پیش کروں گا۔ اگر وہ عقلمند ہے تو سمجھ سکے گا۔ بھلا گپ بازوں۔ بے پردہ عورتوں بے فکرے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اور تین گھنٹے اس میں ضائع کرنا کہاں کی عقلمندی ہے۔ مومن کو تو یکے بعد دیگرے نمازوں سے فرصت نہیں مل سکی۔ جو دروازہ نظامِ سلسلہ نے بند کر دیا ہے اس کا بند رہنا ہی بہتر ہے اور دروازے کی دراڑوں سے دیکھنا منع ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

تحریک جدید دفتر سوم اور احمدی مستورات کا فرض

(حضرت سیّدہ اُمّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت مصلح موعودؓ (اللہ تعالےٰ ان کی روح پر ہزارہا برکتیں نازل فرمائے) نے ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کا اجراء فرمایا تا اس کے ذریعہ سے اشاعت اسلام ہو کر اسلام کے لئے ایک نئی صبح طلوع ہو۔ دنیا نے دیکھ لیا کہ اس تحریک کے نتیجہ میں جسے اللہ تعالےٰ سے علم پا کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے دائمی قرار دیا جماعت نے ترقی کی اور دنیا کے بڑے بڑے ملکوں میں مشن قائم ہوئے مساجد تعمیر ہوئیں اور بہت بڑی تعداد میں سعید روحیں اسلام کی طرف کھنچی چلی آئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۶۵ء سے تحریک جدید کے دفتر سوم کا اجراء فرمایا تا نئی نسل اپنے ماں باپ کا بوجھ اٹھائے اور ان میں بھی قربانی کا وہی جذبہ پیدا ہو جو ان کے والدین میں تھا۔ اور اس طرح نسلاً بعد نسلٍ ایک جماعت پیدا ہوتی رہے جو اپنے سے پہلے گزرنے والوں کی ذمہ داریوں کو اٹھانے والی ہو۔

تحریک جدید صرف مردوں کے لئے نہیں تھی بلکہ عورتوں کا اس میں بہت بھاری حصہ ہے۔ گھر کا انتظام عورت کے سپرد ہوتا ہے۔ اگر وہ کفایت شعاری اختیار نہ کریگی۔ سادگی کو اپنا شعار نہ بنائے گی۔ اسراف سے نہ بچے گی لغویات سے اپنے آپ اور اولاد کو نہ بچائے گی تو نہ وہ اشاعتِ اسلام میں کما حقہٗ حصہ لے سکیگی اور نہ اس کا خاوند۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۴ء کے موقع پر مستورات کو نصیحت فرمائی تھی "اصل کام ہر احمدی مرد اور احمدی عورت کا قربانی ہے تو ہر عورت مرد سادہ زندگی بسر کرے کیونکہ ہم کو نہیں معلوم ہمیں کیا کیا قربانیاں کرنی پڑیں گی۔"

جب سے تحریک جدید جاری ہوئی ہے احمدی مستورات نے بے مثال قربانیاں دی ہیں لیکن نہایت ضرورت ہے اس امر کی کہ نئی نسل کی بچیاں بھی اس رنگ میں رنگین ہوں جو رنگ ان کی ماؤں اور نانیوں اور دادیوں نے اختیار کیا تھا اس لئے ان پر تحریک جدید کی اہمیت کو واضح کر کے ان کو دفتر سوم میں شامل کیا جائے تا اس میں شامل ہو کر ان میں اسلام کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے کہ ہم احمدیت اور اسلام کی خاطر اپنی جان و مال، اولاد سب کچھ قربان کر دینے والیاں بنیں۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

وَبِالْاٰخِرَۃِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ

(مکرم عبدالماجد صاحب انور۔ لائلپور)

قرآن کریم کے پہلے رکوع میں جو لوگ مفلحین قرار دئے گئے ہیں ان کی ایک خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ بِالْاٰخِرَۃِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ یعنی وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

آخرت پر یقین رکھنے والے ہی اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

"اگلے جہان پر اگر یقین نہ ہو
تو کامل نیکی کبھی پیدا نہیں ہو
سکتی۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الماعون صفحہ ۲۸)

قرآن کریم نے اخروی زندگی پر بہت ہی زور دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ
لَهِیَ الْحَیَوَانُ۔

(عنکبوت)

ترجمہ:۔ اخروی زندگی کا گھر
ہی درحقیقت اصلی زندگی کا گھر
کہلا سکتا ہے۔

جس دور میں سے ہم گزر رہے ہیں اس میں ایسا لٹریچر کثرت سے شائع ہو رہا ہے جس میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ اُخروی زندگی کا خیال ایک وہم ہے۔ اور مغربی ممالک کے اکثر لوگ اِس خیال میں مبتلا ہیں۔

قرآن کریم نے یہ ذکر فرمایا ہے کہ جو لوگ اخروی زندگی پر یقین رکھیں گے وہ "مفلحین" ہیں اس میں کئی لطیف نکتے ہیں۔

یقین ایمان کی آخری حد ہے جس کے کناروں تک ضلالت۔ کفر۔ شک کی بادِ سموم نہیں پہنچ سکتی۔ اور یقین کھلا کھلا مشاہدہ چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس اشاعتِ اسلام کے زمانہ میں اس نے ہمارے دلوں میں اخروی زندگی پر یقین پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے کثرت سے نشان دکھائے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں

ایک دفعہ حضور سے پوچھا گیا کہ حضور کی آمد کی غرض کیا ہے حضور نے فرمایا "تا لوگ قوتِ یقین میں ترقی کریں۔" پس وہ لوگ جو حضرت امام الزمان سے وابستہ ہیں وہ اپنی زندگی میں کئی نشان دیکھ چکے ہیں اور ان نشانوں کا سلسلہ اب تک جاری ہے وہ اُخروی زندگی پر یقینِ کامل رکھتے ہوئے اشاعتِ اسلام کے لئے وہ قربانیاں کر رہے ہیں جن کی نظیر ملنی مشکل ہے۔

حضرت امام الزمان کا ایک الہام ہے کہ:۔

"پائے محمدیاں برمنارِ بلند تر محکم افتاد"

یعنی تیرے ذریعے محمدی لوگوں کو وہ یقین حاصل ہوگا کہ ایک بلند مینار پر ان کے پاؤں مضبوطی سے قائم ہو جائیں گے۔

اسی کے متعلق حضرت نعمت اللہ ولی فرماتے ہیں

زینتِ شرع و رونقِ اسلام
محکم و استوار مے بینم

یعنی جب وہ امام الزمان آئے گا تو اس کے آنے سے شریعتِ محمدیہ کا اصل حسن دنیا پر ظاہر ہوگا اور اسلام کی اشاعت سے دین کے باغ پر ایک رونق آ جائے گی اور دینِ محمدی محکم و استوار ہو جائے گا۔

حضرت سید الانبیاء خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے باعث اور دلوں میں یقین کو محکم اور استوار کرنے کے لئے ہم آج بھی نشانات پر نشانات دیکھ رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبانِ مبارک پر یہ مصرعہ جاری ہؤا کہ ؏

"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

اس کے مطابق جماعتِ احمدیہ شریعتِ محمدیہ اور دینِ اسلام کی اشاعت کے لئے اپنی جان اپنا مال اور اپنی عزت قربان کر رہی ہے۔ اور یہ جذبہ ثابت کرتا ہے کہ اس جماعت کو اُخروی زندگی پر کامل یقین ہے کیونکہ بغیر اس یقین کے اعلےٰ درجہ کی قربانیاں پیش نہیں کی جا سکتیں۔ پس یہ دور مبارک دور ہے۔ اسلام کی اشاعت کے لئے قربانیوں کا دور ہے اور جماعتِ احمدیہ کا ہر فرد خدا کے فضل سے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہ کہنے کے لئے تیار ہے کہ

"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"قربانی کا مادہ یونہی تو
پیدا نہیں ہو جاتا قربانی
ہمیشہ یقین کے ساتھ پیدا
ہوتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ یقین ہی
ایسی چیز ہے جو بڑی بڑی
مشکلات میں انسان کے
قدم کو متزلزل ہونے سے
بچاتی ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الفیل صفحہ ۱۹)

پس خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ جماعتِ احمدیہ مجموعی طور پر اُخروی زندگی پر یقینِ کامل رکھتے ہوئے اعلےٰ قربانیاں کر رہی ہے اور اپنے عمل سے یہ ثابت کر رہی ہے کہ سید الانبیاء خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کا فیضان جاری ہے اور حضور کے فیض سے فیضیاب ہو کر اُخروی زندگی پر یقین کی دولت آج بھی مل سکتی ہے۔

خاکسار عبدالماجد انور
لائل پور

مکرم پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر کی وفات پر

قراردادِ تعزیت

مؤرخہ ۱۲؍۷؍۶۸ کو بعد نماز مغرب اہالیانِ محلہ دارالصدر غربی ربوہ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیرِ صدارت چوہدری اللہ بخش صاحب صدر محلہ ہذا منعقد ہوا جس میں محترم پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر کی وفات پر مندرجہ ذیل قرارداد اتفاق رائے سے پاس ہوئی:۔

"مکرم و محترم پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر کی اچانک وفات پر ہم سب اہالیان محلہ دارالصدر غربی ربوہ دلی صدمہ اور گہرے رنج کا اظہار کرتے ہیں۔ پروفیسر صاحب مرحوم محلہ ہذا کے ابتدائی آباد ہونے والوں میں سے تھے محلہ کے احباب سے ان کے تعلقات نہایت درجہ اخوت اور محبت کے تھے۔ ہر خورد و کلاں سے خندہ پیشانی سے پیش آنا اور نہایت ملائمت سے گفتگو فرمانا انکی خصوصیت تھی۔ مرحوم محلہ کے سیکرٹری مال، سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن اور نائب زعیم مال تھے۔ مرحوم اپنے فرائض کو بڑی مستعدی اور خوبی سے ادا کرتے تھے۔ باوجود صحت کمزور ہونے کے مرحوم اپنے ان فرائض کی ادائیگی کے علاوہ محلے کی مسجد کی تعمیر و ترقی اور زیبائش کے لئے حد درجہ کوشاں رہتے تھے۔ چنانچہ مسجد کی اتنی عمدہ تعمیر کا بہت بڑا حصہ آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو ہومیوپیتھی طریق علاج میں خاص ملکہ عطا فرمایا تھا اس کی وجہ سے آپ اہلِ محلہ کے ایک ہمدرد معالج بھی تھے۔ دن یا رات کے کسی حصے میں اور وقت بے وقت جب کوئی مریض یا حاجتمند آپ کے پاس جاتا تو کمال خندہ پیشانی سے اس کی حاجت روائی فرماتے تھے۔ قلیل آمدنی اور کثیر العیال ہونے کے باوجود مرحوم مریضوں کا مفت علاج فرماتے تھے۔ اس سے ان کے جذبۂ خدمتِ خلق کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ الغرض آپ ہمارے محلے کے بڑے مستعد مخلص فدائی کارکن دوست اور ساتھی تھے۔ ہم سب ان کی جدائی پر حد درجہ غمگین ہیں اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ کہتے ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان اور عزیزوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔"

(صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ)

درخواستِ دُعا

(۱) میری بیوی عرصہ سے معدہ جگر اور بعض دیگر امراض میں مبتلا ہے۔ بفضلِ تعالےٰ پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں مولیٰ کریم اپنا فضل و رحم فرماتے ہوئے شفاءِ کامل و عاجل عطا فرمائے۔ نیز عاجز تین سال سے کاروباری پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ سب مشکلات اور پریشانیاں دور فرمائے۔

(سید عبید اللہ امیر جماعت حلقہ چک جھمرہ ضلع لائل پور)

(۲) میرے بیوی بچے بیمار ہیں احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

شیخ بشیر احمد
سیکرٹری مال کوٹ مومن

61

محترم شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب مرحوم

(شیخ خالد پرویز صاحب لاہور)

میرے والد مرحوم شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب بی اے بی ٹی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور حضرت صوفی مولا بخش صاحب آف لاہور کے بڑے فرزند تھے آپ ۲ اپریل ۱۸۹۰ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کا شمار سابق پنجاب کے محکمہ تعلیم کے مشہور ماہرین تعلیم میں ہوتا تھا۔ کچھ عرصہ تک نائب ناظر تعلیم و تربیت بھی رہے اور ٹی آئی ہائی سکول میں بھی پڑھاتے رہے۔ بچپن کا بیشتر حصہ لاہور اور قادیان میں گذرا۔ قرآن کریم کی ابتدائی تعلیم دادا جان مرحوم سے حاصل کی۔ بعد میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے تعلیم حاصل کی۔ اپنے قادیان کے قیام کے بعض دلچسپ واقعات اپنی ڈائری میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔ "جب ہمارے بزرگ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت پر والد صاحب (ہمارے دادا مرحوم) ان کے اخبار الحکم کی تیاری میں ان کی مدد کے لئے قادیان مع فیملی تشریف لائے تو میں اس وقت کم عمر ہی تھا اور بہت کمزور تھا۔ مجھے وہاں سکول میں داخل کر دیا گیا اس وقت غالباً حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ ہیڈ ماسٹر تھے۔ اس زمانہ میں قادیان میں عجیب روحانی حالت تھی، برادرانہ اخوت کا دور تھا۔ استاد طلباء سے محبت کا سلوک کرتے۔ احمدی ایک دوسرے کو بھائی کے لفظ سے پکارتے۔ سکول میں طلباء اپنے استاد کو بھی بھائی جی کے لقب سے یاد کرتے۔ نماز روزہ کی سخت پابندی تھی۔ جبر نہیں بلکہ شوق پیدا ہو گیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب سیر کو کبھی کھارا کی طرف اور کبھی کسی اور طرف جایا کرتے تھے تو میں بھی ان کے ساتھ ہو جاتا۔ چند خدام بھی ہوتے۔ راستہ میں مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی تھی۔ بعض عقیدت مند باہر سے تشریف لاتے تو اس سیر میں حضرت اقدس سے ملتے اپنا ماجرا سناتے یا اگر کوئی سیاح آتا تو وہ گفتگو کرتا نئے نئے سوالات پیش ہوتے۔ حضرت اقدس جواب دیتے راستہ میں خدام کی تعداد بڑھ جاتی۔ حضرت خلیفہ اول گھر سے نکلتے اور ان کے ساتھ ہو جاتے مگر تھک کر راستہ میں بیٹھ جاتے اور واپسی پر پھر راستہ میں مل جاتے مگر پھر پیچھے رہ جاتے۔ حضرت اقدس کی گفتگو کا خاص لطف آتا تھا جو اب لکھتے وقت بھی محسوس ہو رہا ہے۔ راستہ میں کبھی بادکسی کا پاؤں حضرت اقدس کے عصا پر پڑتا اور لگ جاتا۔ آپ پیچھے مڑ کر کبھی نہ دیکھتے بلکہ ایک سیکنڈ کے لئے رکتے اور عصا پھر آپ کے ہاتھ میں دے دیا جاتا۔"

ایک دفعہ والد صاحب مرحوم کے چھوٹے بھائی شیخ محمد اسحٰق صاحب (ہمارے چچا جان) ابھی چھوٹے ہی تھے کہ گھر سے میلہ چراغاں دیکھنے گئے۔ کافی دیر ہو گئی واپس نہ آئے دادا جان مرحوم نے والد صاحب سے کہا کہ انہیں ڈھونڈ کر لاؤ۔ میلہ زوروں پر تھا اور رش بے انتہا۔ والد صاحب شالامار باغ پہنچے تو اپنے بھائی کا ملنا مشکل نظر آیا۔ بہت ڈھونڈا مگر نہ ملا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے میرے پروردگار تو رحم فرما۔ بچہ چھوٹا ہے ہم سب پریشان ہیں۔ تو اپنے ہی فضل سے اور رحم سے ہمیں ملا دے۔ اتنے میں آپ نے دیکھا کہ ایک اونچی سی جگہ پر ایک پادری کھڑا عیسائیت کی تبلیغ کر رہا ہے اور اسلام پر کیچڑ اچھال رہا ہے۔ والد صاحب مرحوم اس کی تقریر سنتے رہے۔ جب وہ خاموش ہوا تو آپ نے اسلام پر اس کے اعتراضات کا جواب دینا شروع کر دیا۔ مسلمان سامعین تو اسی انتظار میں تھے کہ کوئی ان کی طرف سے جواب دے یہ وہ زمانہ تھا جب والد مرحوم میٹرک میں تھے۔ جب بہت بڑا ہجوم آپ کے اردگرد جمع ہو گیا۔ ان کے دل میں یقین تھا کہ میں جب دینی کام کروں گا۔ تو خدا میرا بھی کام کرے گا۔ آپ نے اسلام کی تعلیم پر روشنی ڈالنی شروع کر دی۔ خدا کی قدرت ہے کہ مسلمانوں کا بڑا مجمع دیکھ کر آپ کے چھوٹے بھائی محمد اسحاق صاحب بھی وہیں آ گئے۔ آپ کی نظر ان پر پڑی اور آپ نے بڑھ کر انہیں گلے لگا لیا۔ اس طرح ان کا فکر جاتا رہا۔ وہیں بلند آواز سے اذان دینی شروع کر دی اور تمام مسلمانوں سے بھی کہا کہ جاؤ وضو کر کے آؤ اور اللہ کے حضور جھک جاؤ چنانچہ آپ نے پہلی بار کم عمری میں امامت کے فرائض ادا کئے۔ جب آپ اپنے بھائی کو لیکر گھر جانے لگے تو لوگوں نے کہا کہ آپ ابھی نہ جائیں ورنہ پادری پھر گمراہ کرنا شروع کر دے گا۔ آپ لوگوں کے اصرار پر مغرب تک وہیں رہے۔ بعد میں ٹانگہ پر بیٹھا کر گھر چھوڑنے کے لئے آئے۔

۱۹۰۶ء میں جب آپ نے میٹرک کا امتحان دیا تو آپ کامیاب ہو سکے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کی درخواست کا خط لکھا۔ وہ خط حضرت اماں جانؓ کی موجودگی میں پیش ہوا۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ شیخ مولا بخش لاہور والوں کا لڑکا ہے آپ نے رقعہ میں تحریر فرمایا کہ "دعا کی گئی آئندہ بھی کبھی کبھی یاد کراتے رہا کریں"۔ حضرت صاحب کی وفات کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اولؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضرت خلیفہ اولؓ ہمارے دادا جان مرحوم سے بہت محبت کرتے تھے۔ اسلئے وہ والد صاحب پر بہت مہربان تھے۔ آئندہ جب آپ نے میٹرک کا امتحان دیا تو آپ نے حضرت خلیفہ اولؓ کی خدمت میں خط لکھا کہ حضرت صاحب کا مجھ سے وعدہ تھا کہ میں دعا کروں گا۔ اب چونکہ حضور وفات پا چکے ہیں اور آپ ان کے جانشین ہیں اسلئے یہ ذمہ داری آپ پر عائد ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ والد صاحب مرحوم کے لئے دعا فرماتے رہے۔ جب نتیجہ نکلا۔ تو آپ کے نتیجہ کا کچھ پتہ نہ لگا۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے ازراہ مذاق دریافت فرمایا کہ تمام جہان کا نتیجہ نکل گیا ہے۔ تمہارا کچھ پتہ نہیں لگ رہا۔ آخر دو دن کے بعد پاس ہونے کی اطلاع موصول ہو گئی۔ تو آپ نے حضرت خلیفہ اولؓ کو مطلع کیا۔ حضرت مولوی صاحب فرمانے لگے الحمدللہ۔ مجھے تو تمہاری ذمہ داری کا فکر تھا۔ میں نے بہت دعائیں کیں کہ الٰہی یہ کسی ابتلاء میں نہ آ جائے۔ خدا کا شکر ہے کہ تم کامیاب ہو گئے"۔

آپ اسلامیہ کالج لاہور میں داخل ہوئے تو میاں سر فضل حسین صاحب بیرسٹر کی کوشش سے کالج کی طرف سے وظیفہ بھی ملنے لگا۔ ایک وظیفہ انجمن ترقی مسلمانان امرتسر سے بھی ملنے لگا۔ آپ نے ۱۹۱۲ء میں بی اے پاس کیا۔ کالج کے زمانہ میں بھی آپ کو تبلیغ اسلام کا بہت شوق تھا۔ اور آپ نے وہاں ایک احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن قائم کرنے میں بھی حصہ لیا۔ سید عبدالقادر صاحب جو کہ بعد میں وہاں سینئر پروفیسر بھی رہے آپ کے کلاس فیلو تھے۔ وہ آپ کو مولوی مبارک اسمٰعیل کے نام سے یاد فرماتے تھے۔ آپ نے وہاں ایک چھوٹی سی لائبریری بھی قائم کر لی اور اس کا انچارج اپنے ایک دوست کو بنایا۔ آپ کے ساتھ حضرت سید دلاور شاہ صاحب مرحوم بھی سرگرم رکن تھے۔ ٹریکٹ شائع کرتے اور مشن کالج اور گورنمنٹ کالج میں جا کر خود تقسیم کرتے سید عبدالقادر صاحب کہا کرتے تھے کہ مولوی مبارک کو تو مذہبی جنون ہے۔ آپ نے کالج کے ہوسٹل میں نمازیں بھی ادا کرنی شروع کر دیں۔ درس بھی دینا شروع کر دیا۔

۱۹۱۳ء میں بی اے کرنے کے بعد آپ بغرض مذہبی تعلیم قادیان تشریف لے گئے حضرت مولوی نورالدین خلیفہ اولؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ کی تعلیم کے لئے استاد حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری حضرت حافظ روشن علی صاحب اور قاری محمد یٰسین صاحب مقرر کر دئے وہ ان سے باقاعدہ تعلیم حاصل کرتے رہے۔ حضرت خلیفہ ثانی کے عہد خلافت میں مبلغین کی ایک کلاس کھولی گئی جس میں مولوی مبارک علی صاحب بی اے بی ٹی بنگالی بھی شامل تھے۔ بیس پچیس افراد کی جماعت تھی۔ والد صاحب مرحوم کو ان کا مانیٹر مقرر کیا گیا۔

والد صاحب مرحوم نے سکھ مذہب کا بھی تفصیل سے مطالعہ کیا تھا۔ بڑی آسانی سے گرنتھ صاحب اور دیگر کتابیں پڑھ سکتے تھے۔ آپ کے کئی لیکچر گوردواروں میں ہوئے۔ ننکانہ صاحب میں بھی لیکچر دئے جو کہ سکھوں میں بہت مقبول ہوئے۔ کیونکہ مسلمان کی زبانی جب وہ گورو بابا نانک صاحب کی نیک تعلیم سنتے تو بہت خوش ہوتے۔

آپ نے زیادہ تر سروس ملتان ڈویژن میں کی۔ ۴۰ سال سروس کرنے کے بعد ریٹائر ہوئے اور بعد میں پانچ نئے سکول اور ایک انگریزی سکول جاری کئے۔ آخری عمر میں انہیں رعشہ کی تکلیف ہو گئی جس کا بہت علاج کروایا گیا۔ مگر آرام نہ آ سکا۔ اور آخر ۷۷ سال کی جد و جہد والی عمر گذار کر مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۶۹ء کو بمقام سیالکوٹ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ آپ اپنے سب سے چھوٹے بیٹے بشیر احمد ناصر صاحب کی شادی پر گئے ہوئے تھے۔ دلہن کی رخصتی کے وقت اچانک فوت ہو گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات دے۔ اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۲۴۸

میں ڈاکٹر امتیاز احمد ولد چوہدری بشارت علی صاحب قوم ... پیشہ ڈاکٹر عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھلو پور ضلع سیالکوٹ حال Grimsby بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۴-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۱۰/- گ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ شرح اول ۱۰۰/- روپیہ۔

العبد:۔ امتیاز احمد چوہدری

گواہ شد:۔ لئیق احمد طاہر ولد شیخ فضل احمد صاحب ۳۳/ میلروز روڈ لنڈن۔

گواہ شد:۔ بی۔ اے رفیق ولد داشمند خان صاحب ۶۳ لنڈن میلروز لاہور

مسل نمبر ۱۹۲۴۹

میں بشیر احمد آرچرڈ ولد جیمز ونل آرچرڈ پیشہ مبلغ عمر ۴۷ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن میلروز روڈ لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۱-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ دو کنال زمین سکھا واقع ربوہ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- ... سالانہ آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

شرح اول ایک روپیہ

العبد:۔ بشیر احمد آرچرڈ میلروز روڈ لنڈن۔

گواہ شد:۔ لئیق احمد طاہر ولد شیخ فضل احمد صاحب نائب امام مسجد احمدیہ لنڈن

گواہ شد:۔ بی اے رفیق ولد داشمند خان صاحب امام مسجد احمدیہ لنڈن۔

مسل نمبر ۱۹۲۵۰

میں ملک خلیل احمد صاحب ولد ملک محمد موسیٰ صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاول چٹ والا ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۱۲-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۳۵/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

شرح اول ۲/- روپے

العبد:۔ ملک خلیل احمد ولد ملک محمد موسیٰ صاحب

گواہ شد:۔ عاشق محمد خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لودھراں۔

گواہ شد:۔ ملک محمد موسیٰ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لودھراں۔ ضلع ملتان

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء و طالبات

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء اور طالبات کو امتحان میں کامیاب فرمایا ہے انہوں نے اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے حصہ لیا ہے۔ ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور ان کی اس کامیابی کو ان کے لئے مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے آمین۔

۱۷۔ عزیزہ امۃ اللطیف بنت مکرم محمد امین صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ ... ۵-۰۰

۱۸۔ عزیزہ امۃ الرؤف بنت " " " ... ۵-۰۰

۱۹۔ مکرم میاں خیر محمد صاحب ڈیرہ غازیخاں منجانب پسر خود ... ۵-۰۰

۲۰۔ عزیزہ انور احمد ابن مرزا نثار احمد صاحب فاروقی پشاور شہر ... ۱۰-۰۰

۲۱۔ عزیز شاہد احمد سعدی دار الصدر غربی ربوہ ... ۱۰-۰۰

۲۲۔ عزیز منور احمد ابن چوہدری بشیر احمد صاحب دار النصر غربی ربوہ ... ۱۰-۰۰

۲۳۔ ایک عزیز جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے از ربوہ ... ۲۰-۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ڈاکٹر اور وکیل حضرات توجہ فرمائیں

مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودہا رقمطراز ہیں:۔

"بندہ نے مساجد ممالک بیرون کی مد میں جون ۱۹۶۲ء سے لے کر اپریل ۱۹۶۵ء تک ۷۲۰/- روپے ادا کر دئے ہیں آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہر ماہ مبلغ ۲۰/- روپے کے حساب سے ادا کرتا رہوں گا اور سال بھر میں ۲۴۰/- روپے پورے کر دوں گا"

احباب کو یاد ہوگا کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کو چند طبقات میں تقسیم فرما کر ہر طبقہ کو اس کے حالات کے مطابق مساجد ممالک بیرون کے لئے باقاعدہ چندہ دینے کی ہدایت فرمائی تھی۔ چنانچہ اسی ہدایت کے نتیجہ میں مکرم حافظ صاحب موصوف چندہ دے رہے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ

ہمارے دیگر ڈاکٹر۔ وکلاء اور پیشہ ور حضرات بھی اپنے محبوب آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے عزیز اموال کو پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۲۵۱

میں بشیراں بی بی زوجہ مولوی احمد خادم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۹۳ لاٹھیانوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۴-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ... ۵۰۰ روپے

۲۔ زیور دو تولے ... ۲۶۴ "

۳۔ مشین سلائی ... ۱۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرح اول ۲/-

العبد:۔ بشیراں بی بی زوجہ مولوی بشیر احمد خادم چک ۱۹۳ لاٹھیانوالہ ضلع لائلپور

گواہ شد:۔ مبارک احمد سرور ولد مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ گواہ شد:۔ رحیم بخش پریذیڈنٹ چک ۱۹۳ لاٹھیانوالہ موصیہ ۹-۴-۶۵

62

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاکستان کو اسلحہ فراہم کرنے کا فیصلہ

ماسکو ۱۷ ر جولائی ۔ روسی وزیر اعظم مسٹر الیکسی کوسیگن نے کہا ہے کہ پاکستان کو روسی اسلحہ کی فراہمی کا فیصلہ پاک روس دوستی کا نتیجہ ہے اور ایسے معاملات قوموں کے درمیان دوستی کے مرحلوں میں انجام پاتے رہتے ہیں وہ گزشتہ روز بھارتی صدر ڈاکٹر ذاکر حسین کے اعزاز میں روس کے صدر پوڈگورنی کی استقبالیہ کے بعد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے ۔ پریس کانفرنس کی روداد بھارتی اخبار وعوت میں شائع ہوئی ہے ۔

مسٹر کوسیگن پریس کانفرنس میں پاکستان کو روسی اسلحہ کی فراہمی کے فیصلہ کے بارے میں بھارتی صدر کے خدشات کا جواب دیا اور اس سلسلہ میں روس کے موقف کی وضاحت کی ۔ انہوں نے کہا پاکستان کو اسلحہ دینے کا فیصلہ کرتے وقت ہم نے اس کے مضمرات کا پوری طرح جائزہ لیا ہے ۔ اس ضمن میں اس بات کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے کہ اس سے روس اور بھارت کی دوستی متاثر نہ ہو انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان اور بھارت کی دوستی کے خواہش مند ہیں اعلان تاشقند اس کا ثبوت ہے انہوں نے دونوں ملکوں پر زور دیا کہ وہ اعلان تاشقند کی روشنی میں باہمی مسائل حل کرنے کی کوشش کریں یاد رہے کہ روسی صدر کی دعوت میں ڈاکٹر ذاکر حسین نے تقریر کرتے ہوئے پاکستان کو روسی اسلحہ کی فراہمی کے فیصلہ پر نکتہ چینی کی تھی اور کہا تھا کہ اس سے بھارت کے لئے خطرہ پیدا ہو گیا ہے ۔

سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ایک کروڑ ۳۰ لاکھ روپے حکومت نے مخصوص کر دیئے

ڈھاکہ ۱۷ ر جولائی ۔ مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر عبد المنعم خان نے کہا ہے کہ حکومت سیلاب سے متاثرہ افراد کی کسی قسم کی امداد سے دریغ نہیں کرے گی حکومت سیلاب زدگان کے شانہ بشانہ اس ابتلار کا اسی طرح مقابلہ کرے گی ۔ جس طرح وہ پہلے کرتی رہتی ہے ۔ صدر ایوب نے متاثرہ افراد سے بڑی ہمدردی کا اظہار کیا اور ہدایت کی ہے کہ انہیں ہر قسم کی امداد دی جائے یہ بات انہوں نے لاہور سے واپس پہنچ گاؤں کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے گفتگو کے دوران کہی ۔

گورنر مسٹر عبد المنعم خان کل رات چٹاگانگ پہنچ گئے ۔ انہوں نے وقتی طور پر چٹاگانگ کو ہی اپنا ہیڈ کوارٹر بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے تاکہ وہ امدادی کام کا خود جائزہ لے سکیں ۔ دریں اثنا مرکزی اور صوبائی حکومتیں مجموعی طور پر ایک کروڑ تیس لاکھ روپے سیلاب زدگان کے لئے مخصوص کر چکی ہیں ۔

ضلع چٹاگانگ میں سیلاب سے جو تباہی ہوئی ہے حالیہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی ۔ صورت حال میں بہتری کے کوئی آثار نہیں پیدا ہوئے ۔ چٹاگانگ میں اے پی پی کے نمائندے کے مطابق پورا ضلع جھیل میں تبدیل ہو گیا ہے ۔ درختوں کی چوٹیوں اور مکانوں کی چھتوں کے کوئی چیز نہیں نظر آتی ۔ ہلاک ہونے والے ۱۱۸ میں سے ۸۸ افراد اسی ایک ضلع سے تعلق رکھتے تھے ضلع سلہٹ ، چٹاگانگ اور کومیلا میں دریاؤں کی سطح برابر بلند ہو رہی ہے یا جوں کی توں ہے

مغربی پاکستان میں ۶۷ لاکھ ٹن گندم پیدا ہوئی

کوئٹہ ۱۷ ر جولائی ۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ نے بتایا ہے کہ تازہ اعداد و شمار کے مطابق صوبہ میں ۶۷ لاکھ ٹن گندم پیدا ہوئی ۔ اناج کی خریداری کی سکیم کے تحت حکومت اب تک چھ لاکھ ٹن گندم خرید چکی ہے اور صوبہ میں دس لاکھ ٹن گیہوں کا ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ قومی اتحاد و یکجہتی کو فروغ دیں ۔ اور ایسے افراد سے ہوشیار رہیں جو سالمیت اور استحکام پاکستان میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ گورنر موسیٰ لاہور سے یہاں پہنچنے کے بعد اخبارات کے نمائندوں سے باتیں کر رہے تھے ۔

کرن سنگھ پر مشتعل مظاہرین کا پتھراؤ

راولپنڈی ۱۷ ر ۔ مقبوضہ کشمیر کے سابق گورنر اور بھارت کے مرکزی وزیر سیر و سیاحت ڈاکٹر کرن سنگھ کو سری نگر کے ایک جلسہ عام سے گزشتہ روز پولیس نے بڑی مشکل سے بچایا ۔ ڈاکٹر کرن سنگھ پر تقریر کے دوران پتھراؤ کیا گیا ۔ سرحد پار سے آمدہ اطلاعات کے مطابق کرن سنگھ بھارتی حکومت کے ایماء پر سری نگر سے ۱۲ میل دور ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے ۔ ڈاکٹر کرن سنگھ نے جب تقریر کے دوران مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے اور کشمیر کا الحاق بھارت کے ساتھ ہو چکا ہے نیز یہ بھی کہا کہ جو لوگ کشمیر کے سوال کو اچھالنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ محب وطن نہیں ان الفاظ کا کہنا تھا کہ جلسہ میں زبردست ہنگامہ ہو گیا اور عوام نے ڈاکٹر کرن سنگھ پر پتھراؤ شروع کر دیا ۔

فرانس نے دوسرا ایٹمی دھماکہ کیا

پیرس ۱۷ ر جولائی ۔ فرانس نے گزشتہ روز مروروا اٹول کے مقام پر درمیانے درجے کا ایک ایٹمی دھماکہ کیا ہے ۔ اس سے قبل اس نے ۷ ر جولائی کو دھماکہ کیا تھا ۔ جس کے خلاف جاپان نیوزی لینڈ اور پیرو کے علاوہ دوسرے ممالک نے بھی احتجاج کیا تھا ۔

فرانس یہ دھماکے وسیع پیمانے پر ہائیڈروجن بم کے سلسلہ میں کر رہا ہے ۔

امانتِ تحریکِ جدید

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت بھی ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت اور پھر اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں ۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے ۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی ۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں جب بھی تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں ۔ "

امید ہے کہ احباب کرام حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی روشنی میں امانت فنڈ تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی رقوم جلد از جلد امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع فرمائیں گے ۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ) ۔

ویسٹ پاکستان ریلوے بورڈ

ٹنڈر نوٹس

تمام متعلقہ حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ٹنڈر انکوائری نمبر پی آر ۱ / ۶۸ / پی ایم پی / ۷ برائے ورکشاپ مشینری جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کے لئے درکار ہے ۔ کے لئے ٹنڈر اب ۲۰ ر اگست ۱۹۶۸ء ایک بجے دن تک وصول کئے جائیں گے اور ۲۱ ر اگست ۱۹۶۸ء سے ۲۴ ر اگست ۱۹۶۸ء دس بجے صبح کھولے جائیں گے ۔ ٹنڈروں کی فروخت ۱۹ ر اگست ۱۹۶۸ء تک جاری رہے گی ۔

اے ایچ خان ، پی آر ایس
سیکرٹری ریلوے بورڈ

۶۷۵ / (۷) تعلقات

مومنوں کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ آخرت پر کامل ایمان رکھتے ہیں

یہ یقین ان میں اتنی جرأت پیدا کر دیتا ہے کہ وہ بلا دریغ قربانیاں کرتے چلے جاتے ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النمل کی آیت ۴ اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"پھر فرماتا ہے مومنوں کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ۔ وہ آخرت پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ یعنی وہ قربانیاں کرتے اور کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور اس امر کی کوئی پرواہ نہیں کرتے کہ ان قربانیوں کا پھل انہیں زندگی میں بھی ملتا ہے یا نہیں ملتا۔ کیونکہ وہ آنے والی زندگی پر یقین رکھتے ہیں اور یہ یقین ان کے اندر اتنی جرأت پیدا کر دیتا ہے کہ وہ قربانیوں کی آگ میں اپنے آپ کو بلا دریغ جھونک دیتے ہیں۔

دنیا میں بھی جب ایک سپاہی لڑائی میں جاتا ہے تو آخر کون سے فائدہ کے لئے جاتا ہے ہر شخص سمجھتا ہے کہ میں مارا جاؤں گا اور بسا اوقات وہ مارا جاتا ہے مگر فائدہ اس کی قوم اٹھاتی ہے۔ اسی طرح ماں جب اپنے بچے کو اپنا خون چوسا رہی ہوتی ہے تو اسے کیا فائدہ حاصل ہو رہا ہوتا ہے دودھ کا ایک ایک گھونٹ ماں کے خون سے بنتا ہے اس لئے ایک ایک گھونٹ جو بچے کے گلے سے اترتا ہے وہ درحقیقت ماں کا خون ہوتا ہے جسے وہ چوستا ہے اگر تمہاری ماں تمہارے مونہہ میں اپنا دودھ نہ ڈالتی۔ اگر تمہاری ماں بھی یہی کہتی کہ میں اپنا خون کیوں چوسنے دوں تو تم زندہ نہیں رہ سکتے تھے تمہاری ماں نے تمہیں اپنا خون دیا اس لئے کہ تم زندہ رہو۔ اب تمہارا کام یہ ہے کہ تم اپنا خون گراؤ تا کہ تمہاری اولاد اور تمہاری قوم اور تمہارا ملک زندہ رہے۔

بدر کی جنگ میں جو صحابی شہید ہوئے تھے ان صحابیوں نے دنیا کا کونسا سکھ دیکھا تھا۔ انہوں نے اپنے ماں باپ کو چھوڑا اور اپنے رشتہ داروں کو چھوڑا اپنے ساتھیوں کو چھوڑا اور پھر تیرہ برس تک کفار کے سخت ترین مظالم کا تختہ مشق بننے کے بعد ایک دکھتے ہوئے دل کے ساتھ، ایک رستے ہوئے زخم کے ساتھ انہوں نے مکہ کو بھی چھوڑ دیا۔ اس امید کے ساتھ کہ انہیں پھر مکہ کی زیارت نصیب ہوگی، مگر ابھی ہجرت پر ڈیڑھ سال بھی نہیں گزرا تھا کہ وہ اپنے وطن سے دور۔ پرانے وطن سے بہت دور اور نئے وطن سے بھی میلوں دور ایک تپتے ہوئے ریت کے جنگل میں کفار کی تلوار سے کٹ کٹ کر تڑپنے لگ گئے ان کے سر ایک طرف تھے اور دھڑ دوسری طرف۔ اگر یہ لوگ بھی یہی کہتے کہ ہم نے قربانی کر کے کیا لینا ہے پھل تو دوسرے لوگوں نے کھانا ہے تو اسلام کو وہ شان و شوکت جو بعد میں اسے حاصل ہوئی کہاں حاصل ہو سکتی تھی!"

(تفسیر کبیر سورہ النمل ص ۳۸)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

اپرنٹس پرمانینٹ وے انسپکٹروں کے طور پر ٹریننگ کے ۱۶ ماہ کے کورس میں داخلہ کے لئے مغربی پاکستان میں سکونت رکھنے والے ۵۰ امیدواروں کے انتخاب کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

ٹریننگ کی کامیاب تکمیل اور طبی امتحان پاس کرنے کے بعد اپرنٹس حضرات ریلوے میں اسسٹنٹ وے انسپکٹرز گریڈ III کے طور پر ۱۷۵-۳۵۰ روپے کے ایڈوانسڈ سکیل میں تقرری کے اہل ہوں گے البتہ اپرنٹس حضرات کو اپرنٹس شپ کی تکمیل پر ریلوے انتظامیہ کی طرف سے کوئی گارنٹی یا وعدہ نہیں دیا جاتا یا اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔

۳۳ فی صد اسامیاں زیر نفاذ محکمانہ رولز کے مطابق ریلوے ملازمین کے لڑکوں، پوتوں اور زیر کفالت بھائیوں (جبکہ باپ فوت ہو چکا ہو) کے لئے مخصوص ہیں۔

وظیفہ:-

اپرنٹس حضرات کو پہلے اور دوسرے سال کے دوران بالترتیب ۱۲۰/- اور ۱۳۰/- روپے ماہوار کی شرح پر وظیفہ دیا جائے گا۔ کم از کم مطلوبہ تعلیمی قابلیت حسب ذیل ہوگی۔

۱۔ تعلیمی: کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے سیکنڈ ڈویژن میں میٹرک پاس ہو یا اس کے مساوی اہلیت رکھتے ہوں۔ مغربی پاکستان کے قبائلی علاقوں بشمول ملحقہ ریاستوں سے تعلق رکھنے والے امیدوار اور ملازمت میں یا ریٹائرڈ ریلوے ملازمین کے لڑکوں، پوتوں، نواسوں اور زیر کفالت بھائیوں کے لئے تھرڈ ڈویژن کی رعایت ہو سکتی ہے۔

(ب) **ٹیکنیکل:** درج ذیل میں سے کوئی ایک ہو:-

(۱) گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول (مغربی پاکستان) سے بی گریڈ اوورسیر کا سرٹیفکیٹ۔

(۲) مغربی اور مشرقی پاکستان میں گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوشنز سے اوورسیرز کورس میں ڈپلومہ رکھنے والے امیدواران۔ (۳) این ای ڈی کالج کراچی سے ڈپلومہ۔

عمر کی حد: ۱۵۔ اگست ۱۹۶۸ء کو ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان

درخواستوں کی ترسیل :- درخواستیں صرف مقررہ درخواست فارم پر جو کہ پاکستان ویسٹرن ریلوے کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے بعوض ایک روپیہ فی فارم مل سکتے ہیں۔ ان پر درج کردہ ہدایات کے مطابق پر کر کے سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول کے ہمراہ جس علاقہ میں امیدوار مستقل رہائش پذیر ہو اس کے قریب ترین دفتر روزگار کو ارسال کی جائیں تا کہ آگے ان کی ترسیل ڈی سی چیئرمین (رپسال، پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور کو کی جائے۔

پس ماندہ علاقوں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کو چاہیئے کہ متعلقہ پولیٹیکل ایجنٹ / ڈپٹی کمشنر سے حاصل کردہ سکونتی سرٹیفکیٹ ارسال کریں۔ اور جو امیدوار آزاد کشمیر سے تعلق رکھتے ہیں وہ وزارت امور کشمیر حکومت پاکستان سے حاصل کردہ سکونتی سرٹیفکیٹ ارسال کریں۔

خصوصی مراعات: پس ماندہ علاقوں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کے لئے عمر کی حد میں ۳ سال کی رعایت ہوگی اور ان سے درخواست فارم کی قیمت ایک روپے کی بجائے ۲۵ پیسے وصول کی جائے گی

اپرنٹس شپ خالصتاً عارضی بنیادوں پر ہوگی اور اپرنٹس حضرات کو دوران تربیت بغیر کسی نوٹس کے کسی بھی دفتر سپرنٹنڈنٹ / اسسٹنٹ ٹریننگ سکول یا اس ڈویژن کے سینئر سکیل آفیسر کی طرف سے جہاں کہ اپرنٹس ٹریننگ حاصل کر رہے ہوں گے وجہ بتائے بغیر برخواست کیا جا سکتا ہے۔

دفتر روزگار میں درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ اگست ۱۹۶۸ء ہے

IMP (7) 1668

عراقی فوج نے حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ صدر عبدالرحمان عارف جلاوطن کر دیئے گئے

وزیر اعظم جنرل طاہر یحییٰ اور کمانڈر انچیف جنرل ابراہیم فیصل کو برطرف کر دیا گیا

بغداد ۱۸ جولائی۔ عراق میں مسلح افواج نے جنرل عبدالرحمن عارف کی حکومت کا تختہ الٹ دیا ہے اور ملک کا نظم و نسق چلانے کے لئے اعلیٰ فوجی افسروں کی انقلابی کونسل قائم کر دی گئی ہے۔ جنرل عارف کو کونسل نے ملک سے چلے جانے کا حکم دیا ہے اس کے علاوہ وزیر اعظم لفٹنٹ جنرل طاہر یحییٰ کی کابینہ توڑ دی گئی ہے اور فوج کے کمانڈر انچیف جنرل ابراہیم فیصل الانصاری کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ انقلابی کونسل نے ملک بھر میں کرفیو نافذ کرنے کے علاوہ تمام بندرگاہیں اور ہوائی اڈے بند کر دیئے ہیں۔ انقلاب کے تمام مرحلے کسی خون خرابہ کے بغیر مکمل ہو گئے۔ تاہم ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ سربراہ کون ہے۔ تاہم انقلابی کونسل کو بعث پارٹی کی حمایت حاصل ہے۔

جنرل عارف کو کل رات کے آخری حصے میں اقتدار سے الگ کیا گیا۔ انقلاب کی خبر ریڈیو بغداد نے صبح کے بلیٹن میں نشر کی۔ ریڈیو نے انقلابی کونسل کا ایک اعلامیہ نشر کیا جس میں بتایا گیا کہ صدر عبدالرحمن عارف کے تمام اختیارات واپس لے لئے گئے ہیں اور انہیں پنشن دے کر جلاوطن کر دیا گیا ہے اعلامیہ میں صدر عارف پر الزام لگایا گیا کہ انہوں نے جون ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ میں عراقی فوج کو جھونک دیا لیکن دشمن کے مقابلہ کی اہم ضروریات کو پورا نہیں کیا یہی وجہ تھی کہ جنگ میں اسرائیل سے عربوں کو شکست کھانا پڑی۔

اعلان نکاح: برادرم مکرم عبدالرشید صاحب ولد افضل احمد صاحب مرحوم (برادر چوہدری عنایت اللہ صاحب اکونٹنٹ ایجنسی محمد آباد سٹیٹ ضلع تھرپارکر) کا نکاح ہمراہ لطف بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد اسمٰعیل صاحب آف پیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے مسجد ناصر دارالرحمت غربی میں ۱۲ وفا ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۶۸ء کو پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے (سلطان احمد شاہد واقف زندگی)